سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الملک مکیہ ہے اس میں ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١ ۔ تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ﴿١﴾

بڑی برکت والا ہے جس کے قبضہ میں سارا ملک ف٢ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو ف٣ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ف٤

الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ

اور وہی عزت والا بخشش والا ہے، جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے

خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾

بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے ف٥ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ ف٦ تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾

پھر دوبارہ نگاہ اٹھا ف٧ نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی ف٨

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ

اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمانوں کو ف٩ چراغوں سے آراستہ کیا ف١٠ اور انھیں شیطانوں کے لیے مار کیا ف١١

وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ

اور ان کے لیے ف١٢ بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا ف١٣ اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ف١٤ ان

جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾ اِذَاۗ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ

کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور کیا ہی برا انجام ۔ جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا سنیں گے

تَفُوْرُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَاۗ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ

کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائیگی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے

خَزَنَتُهَاۗ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَ

داروغہ ف١٥ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا ف١٦ کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے

ف١ سورۃ الملک مکیہ ہے اس میں دو رکوع تیس آیتیں تین سو تیس کلمے ایک ہزار تین سو تیرہ حرف ہیں حدیث میں ہے کہ سورۂ ملک شفاعت کرتی ہے (ترمذی و ابو داؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انھیں خیال نہ تھا وہ صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے رہے یہاں تک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے تھے یہاں تک کہ ختم کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورۂ مانعہ منجیہ ہے عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے (الترمذی وقال غریب)

ف٢ جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے۔

ف٣ دنیا کی زندگی میں۔

ف٤ یعنی کون زیادہ مطیع و مخلص ہے۔

ف٥ یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرت الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم استوار مستقیم مستوی متناسب بنائے۔

ف٦ آسمان کی طرف بار دگر۔

ف٧ اور بار بار دیکھ۔

ف٨ کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خلل نہ پا سکے گی۔

ف٩ جو زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے۔

ف١٠ یعنی ستاروں سے۔

ف١١ کہ جب شیاطین آسمان کی طرف ان کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انھیں مارا جائے۔

ف١٢ یعنی شیاطین کے۔

ف١٣ آخرت میں۔

ف١٤ خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے۔

ف١٥ مالک اور ان کے اعوان بطریق توبیخ۔

ف١٦ یعنی اللہ کا نبی جو تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا۔

قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿٩﴾ وَ

تشریف لائے ف١٧ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اتارا تو تم نہیں مگر بڑی گمراہی میں و

قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا

کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ف١٨ تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے اب اپنے

بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

گناہ کا اقرار کیا ف١٩ تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو بیشک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے

بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿١٢﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ

ڈرتے ہیں ف٢٠ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ف٢١ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ

اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ

تو دلوں کی جانتا ہے ف٢٢ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا ف٢٣ اور وہی ہے ہر

الْخَبِیْرُ ﴿١٤﴾ ع هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا

باریکی جانتا خبردار وہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین رام کردی تو اس کے رستوں میں چلو

وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ ف٢٤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ف٢٥ کیا تم اس سے نڈر ہو گئے جس کی سلطنت

یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ

آسمان میں ہے کہ تمھیں زمین میں دھنسا دے ف٢٦ جبھی وہ کانپتی رہے ف٢٧ یا تم نڈر ہو گئے اس سے جس کی سلطنت

اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿١٧﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ

آسمان میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے ف٢٨ تو اب جانو گے ف٢٩ کیسا تھا میرا ڈرانا اور بے شک ان سے

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿١٨﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ

اگلوں نے جھٹلایا ف٣٠ تو کیسا ہوا میرا انکار ف٣١ اور کیا انھوں نے اپنے اوپر پرندے نہ

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ

دیکھے پر پھیلاتے ف٣٢ اور سمیٹتے انھیں کوئی نہیں روکتا ف٣٣ سوا رحمٰن کے ف٣٤ بے شک وہ سب کچھ

ف١٧ اور انھوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے اور خدا کے غضب اور عذابِ آخرت سے ڈرایا۔

ف١٨ رسولوں کی ہدایت اور اس کو ماننے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار ادلہ سمعیہ و عقلیہ دونوں پر ہے اور دونوں حجتیں ملزمہ ہیں۔

ف١٩ کہ رسولوں کی تکذیب کرتے تھے اور اس وقت کا اقرار کچھ نافع نہیں۔

ف٢٠ اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔

ف٢١ ان کی نیکیوں کی جزا۔

ف٢٢ اس پر کچھ مخفی نہیں شانِ نزول مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خدا سن نہ پائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں بتایا گیا کہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی، یہ کوشش فضول ہے۔

ف٢٣ اپنی مخلوق کے احوال کو۔

ف٢٤ جو اس نے تمھارے لیے پیدا فرمائی۔

ف٢٥ قبروں سے جزا کے لیے۔

ف٢٦ جیسا قارون کو دھنسایا۔

ف٢٧ تاکہ تم اس کے اسفل میں پہنچو

ف٢٨ جیسا لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا۔

ف٢٩ یعنی عذاب دیکھ کر۔

ف٣٠ یعنی پہلی امتوں نے۔

ف٣١ جب ہم نے انھیں ہلاک کیا۔

ف٣٢ ہوا میں اڑتے وقت۔

ف٣٣ پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے۔

ف٣٤ یعنی باوجود یکہ پرندے بوجھل موٹے جسیم ہوتے ہیں اور شے ثقیل طبعاً پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے رکے ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے تو گر پڑیں۔

ع ١ — وقف لازم / وقف منزل / وقف غفران

ف۳۵ اگر وہ تمھیں عذاب کرنا چاہے ف۳۶ یعنی کافر شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ ان پر عذاب نازل نہ ہوگا ف۳۷ یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں ف۳۸ کہ حق سے قریب نہیں ہوتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافر و مومن کے لیے ایک مثل بیان فرمائی۔

شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

دیکھتا ہے یا وہ کونسا تمھارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمھاری مدد کرے ف۳۵

الرَّحْمٰنِ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ

کافر نہیں مگر دھوکے میں ف۳۶ یا کونسا ایسا ہے جو تمھیں روزی

اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا

دے اگر وہ اپنی روزی روک لے ف۳۷ بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ف۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے

عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾

بل اوندھا چلے ف۳۹ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰ سیدھی راہ پر ف۴۱

قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ

تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور تمھارے لیے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ

کتنا کم حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

اٹھائے جاؤ گے ف۴۵ اور کہتے ہیں ف۴۶ یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۴۸ پھر جب اسے

زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

پاس دیکھیں گے ف۴۹ کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے ف۵۰ اور ان سے فرمادیا جائے گا ف۵۱ یہ ہے جو تم

تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا

مانگتے تھے ف۵۲ تم فرماؤ ف۵۳ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ف۵۴ ہلاک کر دے یا

فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا

ہم پر رحم فرمائے ف۵۵ تو وہ کون سا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچالے گا ف۵۶ تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ف۵۷ ہم

ف۳۹ نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں۔

ف۴۰ راستہ کو دیکھتا۔

ف۴۱ جو منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے۔

ف۴۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمھیں دعوت دیتا ہوں وہ۔

ف۴۳ جو آلات علم ہیں لیکن تم نے ان قوٰی سے فائدہ نہ اُٹھایا جو سُنا وہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا۔

ف۴۴ کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قوٰی اور آلات ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لیے وہ عطا ہوئے یہی سبب ہے کہ شرک و کفر میں مبتلا ہوتے ہو۔

ف۴۵ روزِ قیامت حساب و جزا کے لیے۔

ف۴۶ مسلمانوں سے تمسخر و استہزاء کے طور پر۔

ف۴۷ عذاب یا قیامت کا۔

ف۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمھیں ڈر سناتا ہوں اتنے ہی کا مامور ہوں اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے۔ وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں۔

ف۴۹ یعنی عذاب موعود کو۔

ف۵۰ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے وحشت و غم سے صورتیں خراب ہو جائیں گی ف۵۱ جہنم کے فرشتے کہیں گے۔

ف۵۲ اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمھیں طلب تھی۔

ف۵۳ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں۔

ف۵۴ یعنی میرے اصحاب کو۔

ف۵۵ اور ہماری عمریں دراز کرے ف۵۶ تمھیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہماری موت تمھیں کیا فائدہ دے گی۔ ف۵۷ جس کی طرف ہم تمھیں دعوت دیتے ہیں

ف۵۸ یعنی وقت عذاب ف۵۹ اور اتنی گہرائی میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آسکے ف۶۰ کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے اُنھیں کیوں عبادت میں اس قادر برحق کا شریک کرتے ہو ——— ف۱ اس سورت کا نام سورہ نون و سورۂ قلم ہے یہ سورۃ مکیہ ہے اس میں دو۲ رکوع باون۵۲ آیتیں تین سو۳۰۰ کلمے ایک ہزار دو سو چھپن۱۲۵۶ حرف ہیں۔ ف۲ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ذکر فرمائی اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی دنیوی مصالح و فوائد وابستہ ہیں اور یا قلم اعلیٰ مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلۂ زمین و آسمان کے برابر ہے۔ اس نے بحکم الٰہی لوح محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام اُمور لکھ دیئے ف۳ یعنی اعمال بنی آدم کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم۔

بِهٖ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ

اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسا کیا، تو اب جان جاؤ گے ف۵۸ کون کھلی گمراہی میں ہے تم فرماؤ

اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾

بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے ف۵۹ تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا ف۶۰

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ اثْنَتَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ قلم مکیہ ہے اس میں باون۵۲ آیتیں اور دو۲ رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾

قلم ف۲ اور ان کے لکھے کی قسم ف۳ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ف۴

وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾

اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے ف۵ اور بیشک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے ف۶

فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَىیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ف۷ کہ تم میں کون مجنون تھا۔ بیشک تمہارا رب خوب

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۪ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ

جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے تو جھٹلانے والوں

الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَا تُطِعْ كُلَّ

کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو ف۸ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ

حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ

سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ف۹ ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا ف۱۰ بھلائی سے بڑا

اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۴﴾

روکنے والا ف۱۱ حد سے بڑھنے والا گنہگار ف۱۲ درشت خو ف۱۳ اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ف۱۴ اس پر کہ کچھ مال اور

اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى

بیٹے رکھتا ہے۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں ف۱۵ کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۱۶ قریب ہے کہ ہم اس کی سؤر کی سی

ف۴ اس کا لطف و کرم تمہارے شامل حال ہے اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحت تامہ عقل کامل پاکیزہ خصائل پسندیدہ اخلاق عطا کیے مخلوق کے لیے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علیٰ وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذات عالی صفات کو پاک رکھا اس میں کفار کے اس مقولہ کا رد ہے جو انھوں نے کہا تھا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ۔

ف۵ تبلیغ رسالت و اظہار نبوت اور خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بیہودہ باتوں اور افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا۔

ف۶ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خُلق قرآن ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے مکارم اخلاق و محاسن افعال کی تکمیل و تتمیم کے لیے مبعوث فرمایا۔

ف۷ یعنی اہل مکہ بھی جب ان پر عذاب نازل ہوگا۔

ف۸ دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کرکے۔

ف۹ کہ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے مراد اس سے یا ولید بن مغیرہ ہے یا اسود بن یغوث یا اخنس بن شریق آگے اس کی صفتوں کا بیان ہوتا ہے۔

ف۱۰ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالے۔

ف۱۱ بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اُسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا۔

ف۱۲ فاجر بدکار۔

ف۱۳ بد مزاج بدزبان۔

ف۱۴ یعنی بدگوہر تو اس سے افعال خبیثہ کا صدور کیا عجب مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جاکر کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا تو اس سے ہے فائدہ ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرمادیئے اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوتی ہے ف۱۵ یعنی قرآن مجید ف۱۶ اور اس سے اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ ہے اور اس کا یہ کہنا اس کا نتیجہ ہے کہ ہم نے اس کو مال اور اولاد دی۔

ف۱۷ یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اس کی بد باطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کردیں گے تاکہ اس کے لیے سبب عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی مگر دُنیا میں بھی یہ خبر پوری ہو کر رہی اور اس کی ناک دغیلی ہوگئی کہتے ہیں کہ بدر میں اس کی ناک کٹ گئی (کذا قیل خازن و مدارک و جلالین و اعتراض علیہ بانّ ولیداً کان من المستھزئین الذین ماتوا قبل بدر)۔

ف۱۸ یعنی اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دُعا سے جو آپ نے فرمائی تھی کہ یارب انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ چنانچہ اہلِ مکہ قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا کیے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور اس طرح آزمائش میں ڈالے گئے

الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا

تھوتھنی پر داغ دیں گے ف۱۷ بیشک ہم نے اُنھیں جانچا ف۱۸ جیسا اس باغ والوں نے جانچا تھا ف۱۹ جب انھوں نے قسم

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ

کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کے کھیت کاٹ لیں گے ف۲۰ اور ان شاء اللہ نہ کہا ف۲۱ تو اس پر ف۲۲ تیرے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا

ایک پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا ف۲۳ اور وہ سوتے تھے تو صبح رہ گیا ف۲۴ جیسے پھل ٹوٹا ہوا ف۲۵ پھر انہوں نے صبح

مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

ہوتے ایک دوسرے کو پکارا کہ تڑکے اپنی کھیتی کو چلو اگر تمھیں کاٹنی ہے

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمھارے باغ میں آنے

مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا

نہ پائے اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے ف۲۶ پھر جب اسے دیکھا ف۲۷ بولے

لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

بیشک ہم راستہ بہک گئے ف۲۸ بلکہ ہم بے نصیب ہوئے ف۲۹ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ

سے نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے ف۳۰ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہم ظالم تھے اب ایک

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ف۳۱ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم سرکش تھے ف۳۲

عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

امید ہے ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں ف۳۳

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

مار ایسی ہوتی ہے ف۳۴ اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۳۵

ف۱۹ اس باغ کا نام ضروان تھا یہ باغ صنعاء یمن سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر سرِ راہ تھا اس کا مالک ایک مردِ صالح تھا جو باغ کے میوے کثرت سے فقراء کو دیتا تھا جب باغ میں جاتا فقراء کو بلا لیتا تمام گرے پڑے میوے فقراء لے لیتے اور باغ میں بستر بچھا دیئے جاتے جب میوے توڑے جاتے تو جتنے میوے بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دے دیئے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی دسواں حصہ فقراء کو دیدیتا اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقراء کے حقوق بہت زیادہ مقرر کیے تھے اس کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے انھوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے کنبہ بہت ہے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگدست ہو جائیں گے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں کہ صبح تڑکے لوگوں کے اُٹھنے سے پہلے باغ چل کر میوے توڑ لیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

ف۲۰ تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو۔

ف۲۱ یہ لوگ تو قسمیں کھا کر سو گئے۔

ف۲۲ یعنی باغ پر۔

ف۲۳ یعنی ایک بلا آئی بحکم الٰہی آگ نازل ہوئی اور باغ کو تباہ کر گئی۔ ف۲۴ وہ باغ۔

ف۲۵ اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ صبح تڑکے اُٹھے۔

ف۲۶ کہ کسی مسکین کو نہ آنے دیں گے اور تمام میوہ اپنے قبضہ میں لائیں گے۔

ف۲۷ یعنی باغ کو کہ اس میں میوہ کا نام و نشان نہیں۔

ف۲۸ یعنی کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہمارا باغ تو بہت میوہ دار ہے پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچانا کہ اپنا ہی باغ ہے تو بولے۔

ف۲۹ اس کے منافع سے مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کرکے۔

ف۳۰ اور اس ارادۂ بد سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالٰی کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجا لاتے۔

ف۳۱ اور آخر کار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم حد سے متجاوز ہو گئے۔

ف۳۲ کہ ہم نے اللہ تعالٰی کی نعمت کا شکر نہ کیا اور باپ دادا کے نیک طریقہ کو چھوڑا ف۳۳ اس کے عفو و کرم کی اُمید رکھتے ہیں ان لوگوں نے صدق و اخلاص سے توبہ کی تو اللہ تعالٰی نے اُنھیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغ حیوان تھا اور اس میں کثرت پیداوار اور لطافت آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا ف۳۴ اے کفارِ مکہ ہوش میں آؤ یہ تو دُنیا کی مار ہے

ف۳۵ عذابِ آخرت کو اور اس سے بچنے کے لیے اللہ تعالٰی اور رسول کی فرمانبرداری کرتے۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٣٤﴾ أَفَنَجْعَلُ ٱلْمُسْلِمِينَ

بیشک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس ف٣٦ چین کے باغ ہیں ف٣٧ کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کا سا

كَٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَٰبٌ فِيهِ

کر دیں ف٣٨ تمھیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو ف٣٩ کیا تمھارے لیے کوئی کتاب ہے اس میں

تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَٰنٌ عَلَيْنَا

پڑھتے ہو کہ تمھارے لیے اس میں جو تم پسند کرو یا تمھارے لیے ہم پر کچھ قسمیں

بَٰلِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ أَيُّهُم

ہیں قیامت تک پہنچتی ہوئی ف٤٠ کہ تمھیں ملے گا جو کچھ دعویٰ کرتے ہو ف٤١ تم ان سے ف٤٢ پوچھو ان

بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَأْتُوا۟ بِشُرَكَآئِهِمْ إِن كَانُوا۟

میں کون سا اس کا ضامن ہے ف٤٣ یا اُن کے پاس کچھ شریک ہیں ف٤٤ تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر

صَٰدِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ

سچے ہیں ف٤٥ جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جسکے معنیٰ اللہ ہی جانتا ہے) ف٤٦ اور سجدہ کو بلائے

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَٰشِعَةً أَبْصَٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا۟

جائیں گے ف٤٧ تو نہ کر سکیں گے ف٤٨ نیچی نگاہیں کئے ہوئے ف٤٩ ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بیشک دنیا

يُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ وَهُمْ سَٰلِمُونَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِى وَمَن يُكَذِّبُ

میں سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے ف٥٠ جب تندرست تھے ف٥١ تو جو اس بات کو ف٥٢ جھٹلاتا ہے

بِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾ وَأُمْلِى

اسے مجھ پر چھوڑ دو ف٥٣ قریب ہے کہ ہم اُنھیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے ف٥٤ جہاں سے اُنھیں خبر نہ ہوگی اور میں

لَهُمْ إِنَّ كَيْدِى مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ

اُنھیں ڈھیل دونگا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف٥٥ یا تم ان سے اُجرت مانگتے ہو ف٥٦ کہ وہ چٹی کے بوجھ

مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِندَهُمُ ٱلْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَٱصْبِرْ لِحُكْمِ

میں دبے ہیں ف٥٧ یا ان کے پاس غیب ہے ف٥٨ کہ وہ لکھ رہے ہیں ف٥٩ تو تم اپنے رب کے حکم کا

ف٣٦ یعنی آخرت میں ف٣٧ شانِ نزول مشرکین نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر مرنے کے بعد پھر ہم اٹھائے بھی گئے تو وہاں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا جیسے کہ دُنیا میں ہمیں آسائش ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو آگے آتی ہے۔

ف٣٨ اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان معاند باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے ہماری نسبت ایسا گمان فاسد۔

ف٣٩ جہالت سے۔

ف٤٠ جو منقطع نہ ہوں اس مضمون کی۔

ف٤١ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر و کرامت کا اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے

ف٤٢ یعنی کفار سے۔

ف٤٣ کہ آخرت میں انھیں مسلمانوں سے بہتر یا ان کے برابر ملے گا۔

ف٤٤ جو اس دعوے میں ان کی موافقت کریں اور ذمہ دار بنیں۔

ع ١٥

ف٤٥ حقیقت میں وہ باطل پر ہیں نہ اُن کے پاس کوئی کتاب جس میں یہ مذکور ہو جو وہ کہتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہ کوئی ان کا ضامن نہ موافق۔

ف٤٦ جمہور کے نزدیک کشف ساق شدت و صعوبت امر سے عبارت ہے جو روز قیامت حساب و جزا کے لیے پیش آئیگی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے سلف کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنیٰ میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرتے ہیں۔

ف٤٧ یعنی کفار و منافقین بطریق امتحان و توبیخ۔

ف٤٨ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائینگی

ف٤٩ کہ ان پر ذلت و ندامت چھائی ہوئی ہوگی۔

ف٥٠ اور اذانوں اور تکبیروں میں حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے ساتھ انھیں نماز و سجدے کی دعوت دی جاتی تھی۔

ف٥١ باوجود اس کے سجدہ نہ کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے۔

ف٥٢ یعنی قرآن مجید کو ف٥٣ میں اس کو سزا دوں گا ف٥٤ اپنے عذاب کی طرف اس طرح کہ باوجود معصیتوں اور نافرمانیوں کے انھیں صحت و رزق سب کچھ ملتا رہے گا اور دم بدم عذاب قریب ہوتا جائے گا ف٥٥ میرا عذاب شدید ہے ف٥٦ رسالت کی تبلیغ پر ف٥٧ اور تاوان کا ان پر ایسا بار گراں ہے جس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے ف٥٨ غیب سے مراد یہاں لوح محفوظ ہے۔

ف٥٩ اس سے جو کچھ کہتے ہیں۔

رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ؕ﴿۴۸﴾

انتظار کرو ف۶۰ اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا ف۶۱ جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا ف۶۲

لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

اگر اس کے رب کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی ف۶۳ تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا

فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ

ف۶۴ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے سزاواروں میں کر لیا اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں

كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ

کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں ف۶۵ اور کہتے ہیں ف۶۶

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ ف۶۷ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کیلئے ف۶۸

سُوْرَةُ الْحَاۤقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حاقہ مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ باون ۵۲ آیتیں اور دو ۲ رکوع ہیں

اَلْحَاۤقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَاۤقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۤقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

وہ حق ہونیوالی ف۲ کیسی وہ حق ہونیوالی ف۳ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی ف۴ ثمود اور عاد نے اس سخت

وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا عَادٌ

صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کیے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ف۵ اور رہے

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ

عاد وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگا دی سات راتیں اور

ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

آٹھ دن ف۶ لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں ف۷ دیکھو پچھڑے ہوئے ف۸ گویا وہ کھجور کے ڈھنڈ

نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ

ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں سے کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو ف۹ اور فرعون اور اس سے

ف۶۰ جو وہ ان کے حق میں فرمائے اور چندے ان کی ایذاؤں پر صبر کرو (قِیْلَ اِنَّہٗ مَنْسُوْخٌ بِاٰیَةِ السَّیْفِ) ف۶۱ قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔
ف۶۲ مچھلی کے پیٹ میں غم سے ف۶۳ اور اللہ تعالیٰ ان کے عذر و دعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا ف۶۴ لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی ف۶۵ اور بغض و عداوت کی نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں شانِ نزول منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہو گئی ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آ چکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد کبھی مثل ان کے اور مکائد کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بے کار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے۔
ف۶۶ براہ حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لیے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں۔
ف۶۷ یعنی قرآن شریف یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ف۶۸ جنوں کے لیے بھی اور انسانوں کے لیے بھی یا ذکر بمعنی فضل و شرف کے ہے اس تقدیر پر معنیٰ یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے شرف ہیں ان کی طرف جنون کی نسبت کرنا کور باطنی ہے۔ (مدارک)

ف۱ سورۂ حاقہ مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع باون ۵۲ آیتیں دو سو چھپن ۲۵۶ کلمے ایک ہزار چار سو تیئیس حرف ہیں۔
ف۲ یعنی قیامت جو حق و ثابت ہے اور اس کا وقوع یقینی قطعی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔
ف۳ یعنی وہ نہایت عجیب و عظیم الشان ہے
ف۴ جس کے اہوال و احوال اور شدائد تک فکر انسانی کا طائر پرواز نہیں کر سکتا۔
ف۵ یعنی سخت ہولناک آواز سے ف۶ چہار شنبہ سے چہار شنبہ تک آخر ماہ شوال میں نہایت تیز سردی کے موسم میں ف۷ یعنی ان دنوں میں ف۸ کہ موت نے انہیں ایسا ڈھا دیا ف۹ کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہو گئے تو ہواؤں نے انہیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا۔

وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۹ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

اگلے ف۱۰ اور اُلٹنے والی بستیاں ف۱۱ خطا لائے ف۱۲ تو انھوں نے اپنے رب کے رسول

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝۱۰ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي

کا حکم نہ مانا ف۱۳ تو اس نے انھیں بڑھی چڑھی گرفت سے پکڑا۔ بیشک جب پانی نے سر اُٹھایا تھا ف۱۴ ہم نے تمھیں ف۱۵

الْجَارِيَةِ ۝۱۱ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝۱۲ فَاِذَا

کشتی میں سوار کیا ف۱۶ کہ اسے ف۱۷ تمھارے لیے یادگار کریں ف۱۸ اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ

ف۱۹ پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر

فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝۱۴ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱۵ وَانْشَقَّتِ

دفعتہً چورا کر دیئے جائیں وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی ف۲۰ اور آسمان پھٹ

السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝۱۶ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ

جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا ف۲۱ اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے ف۲۲

عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝۱۷ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا

اور اس دن تمھارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ف۲۳ اس دن تم سب پیش ہوگے ف۲۴ کہ

تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝۱۸ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔ تو وہ جو اپنا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا ف۲۵ کہے گا

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝۱۹ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝۲۰ فَهُوَ

لو میرے نامہ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا ف۲۶ تو وہ

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۲۱ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۲۲ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝۲۳ كُلُوْا

من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں جس کے خوشے جھکے ہوئے ف۲۷ کھاؤ

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝۲۴ وَاَمَّا مَنْ

اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا ف۲۸ اور وہ جو اپنا نامہ اعمال

ف۱۰ اس سے بھی پہلی اُمتوں کے کفار۔

ف۱۱ نافرمانیوں کی شامت سے مثل قوم لوط کی بستیوں کے یہ سب۔

ف۱۲ افعال قبیحہ و معاصی و شرک کے مرتکب ہوئے۔

ف۱۳ جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے۔

ف۱۴ اور وہ درختوں عمارتوں پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہو گیا تھا یہ بیان طوفانِ نوح کا ہے علیہ السلام کی۔

ف۱۵ جبکہ تم اپنے آباء کے اصلاب میں تھے حضرت نوح علیہ السلام

ف۱۶ اور حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو اور جو ان پر ایمان لائے تھے نجات دی اور باقیوں کو غرق کیا۔

ف۱۷ یعنی مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو۔

ف۱۸ کہ سبب عبرت و نصیحت ہو۔

ف۱۹ کام کی باتوں کو تاکہ ان سے نفع اٹھائے۔

ف۲۰ یعنی قیامت قائم ہو جائے گی۔

ف۲۱ یعنی وہ نہایت کمزور ہوگا باوجود اس کے کہ پہلے بہت مضبوط و مستحکم تھا۔

ف۲۲ یعنی جن فرشتوں کا مسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے پر اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے پھر بحکم الٰہی اُتر کر زمین کا احاطہ کریں گے۔

ف۲۳ حدیث شریف میں ہے کہ حاملین عرش آجکل چار ہیں روز قیامت ان کی تائید کے لیے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہو جائیں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانے۔

ف۲۴ اللہ تعالیٰ کے حضور حساب کے لیے۔

ف۲۵ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں ہے اور نہایت فرح و سرور کے ساتھ اپنی جماعت اور اپنے اہل و اقارب سے۔

ف۲۶ یعنی مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا۔

ف۲۷ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں باآسانی لے سکیں اور ان لوگوں سے کہا جائے گا۔

ف۲۸ یعنی جو اعمال صالحہ کی دنیا میں تم نے آخرت کے لیے کیے۔

ف ۲۹ جب اپنے نامۂ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے بداعمال مکتوب پائے گا تو شرمندہ و رسوا ہو کر ف ۳۰ اور حساب کے لیے نہ اٹھایا جاتا اور یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی۔

أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ

بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ف ۲۹ کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ نہ دیا جاتا اور میں نہ

أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ ٱلْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ أَغْنَىٰ عَنِّي

جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی طرح موت ہی قصہ چکا جاتی ف ۳۰ میرے کچھ کام نہ آیا میرا

مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ ٱلْجَحِيمَ

مال ف ۳۱ میرا سب زور جاتا رہا ف ۳۲ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ف ۳۳ پھر اسے بھڑکتی

صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَٱسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾

آگ میں دھنساؤ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے ف ۳۴ اسے پرو دو ف ۳۵

إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ

بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ف ۳۶ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا

ٱلْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ ٱلْيَوْمَ هَٰهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا

ف ۳۷ تو آج یہاں ف ۳۸ اس کا کوئی دوست نہیں ف ۳۹ اور نہ کچھ کھانے کو مگر

مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَأْكُلُهُۥٓ إِلَّا ٱلْخَٰطِـُٔونَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا

دوزخیوں کا پیپ اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار ف ۴۰ تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنھیں

تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا

تم دیکھتے ہو اور جنھیں تم نہیں دیکھتے ف ۴۱ بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ف ۴۲ سے باتیں

هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا

ہیں ف ۴۳ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ف ۴۴ کتنا کم یقین رکھتے ہو ف ۴۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ف ۴۶ کتنا کم

تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ

دھیان کرتے ہو ف ۴۷ اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر

ٱلْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِٱلْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ ٱلْوَتِينَ ﴿٤٦﴾

کہتے ف ۴۸ ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ان کی رگ دل کاٹ دیتے ف ۴۹

ف ۳۱ جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا وہ ذرا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا۔

ف ۳۲ اور میں ذلیل و محتاج رہ گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے اس کی مراد یہ ہوگی کہ دنیا میں جو حجتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہو گئیں اب اللہ تعالیٰ جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا۔

ف ۳۳ اس طرح کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو۔

ف ۳۴ فرشتوں کے ہاتھ سے۔

ف ۳۵ یعنی وہ زنجیر اس میں اس طرح داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈورا پرو دیا جاتا ہے۔

ف ۳۶ اس کی عظمت و وحدانیت کا معتقد نہ تھا۔

ف ۳۷ نہ اپنے نفس کو نہ اپنے اہل کو نہ دوسروں کو اس میں اشارہ ہے کہ وہ بعث کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کا کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی امید رکھتا ہی نہیں محض رضائے الٰہی و ثواب آخرت کی امید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو بعث و آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کو کھلانے کی کیا غرض۔ ع ۵

ف ۳۸ یعنی آخرت میں۔

ف ۳۹ جو اسے کچھ نفع پہنچائے یا شفاعت کرے۔

ف ۴۰ کفار بد اطوار۔

ف ۴۱ یعنی تمام مخلوقات کی قسم جو تمہارے دیکھنے میں آئے اس کی بھی جو نہ آئے اس کی بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ مَا تُبْصِرُوْنَ سے دنیا اور مَا لَا تُبْصِرُوْنَ سے آخرت مراد ہے اس کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی کئی قول ہیں۔

ف ۴۲ محمد مصطفےٰ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف ۴۳ جو ان کے رب عزوعلا نے فرمائیں۔

ف ۴۴ جیسا کہ کفار کہتے ہیں۔

ف ۴۵ بالکل بے ایمان ہو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ نہ یہ شعر ہے نہ اس میں شعریت کی کوئی بات پائی جاتی ہے۔

ف ۴۶ جیسا کہ تم میں سے بعضے کافر اس کتاب الٰہی کی نسبت کہتے ہیں ف ۴۷ نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اس کی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور اعجاز بے مثالی پر غور کرتے ہو جو یہ سمجھو کہ یہ کلام ف ۴۸ جو ہم نے نہ فرمائی ہوتی تو ف ۴۹ جس کے کاٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے۔

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾

پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا اور بے شک یہ قرآن ڈر والوں کو نصیحت ہے

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

اور ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں اور بے شک وہ کافروں پر حسرت ہے ف۵۰

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع

اور بے شک وہ یقینی حق ہے ف۵۱ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو ف۵۲

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں، اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾

ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونے والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں ف۲

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ

وہ ہوگا اللہ کی طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے ف۳ ملائکہ اور جبریل ف۴ اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں

كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ

ف۵ وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ف۶ تو تم اچھی طرح صبر کرو وہ اُسے

يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَ

ف۷ دُور سمجھ رہے ہیں ف۸ اور ہم اُسے نزدیک دیکھ رہے ہیں ف۹ جس دن آسمان ہوگا جیسی گلی چاندی اور

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ

پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائیں گے جیسے اُون ف۱۰ اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا ف۱۱ ہوں گے

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ

انھیں دیکھتے ہوئے ف۱۲ مجرم ف۱۳ آرزو کرے گا کاش اس دن کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دیدے اپنے بیٹے اور اپنی

وَاَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

بیٹی اور اپنی جورو اور اپنا بھائی اور اپنا کنبہ جس میں اس کی جگہ ہے اور جتنے زمین میں ہیں سب پھر یہ بدلہ دینا

ف۵۰ کہ وہ روز قیامت جب قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔

ف۵۱ کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

ف۵۲ اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمھاری طرف اپنے اس کلام جلیل کی وحی فرمائی۔

ف۱ سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں دو۲ رکوع چوالیس۴۴ آیتیں دو سو چوبیس۲۲۴ کلمے نو سو انتیس۹۲۹ حرف ہیں۔

ف۲ شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو عذابِ الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھو تو انھوں نے حضور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور سے سوال کرنے والا نضر بن حارث تھا اس نے دُعا کی تھی کہ یارب اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج ان آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں عذاب جو ان کے لیے مقدر ہے ضرور آنا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا

ف۳ یعنی آسمانوں کا۔

ف۴ جو فرشتوں میں مخصوص فضل و شرف رکھتے ہیں۔

ف۵ یعنی اس مقام قرب کی طرف جو آسمان میں اس کے امر کا جائے نزول ہے۔

ف۶ وہ روز قیامت ہے جس کے شدائد کافروں کی نسبت تو اتنے دراز ہوں گے اور مومن کے لیے ایک فرض نماز سے بھی سبک تر ہوگا۔

ف۷ یعنی عذاب کو۔

ف۸ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ واقع ہونے والا ہی نہیں۔

ف۹ کہ ضرور ہونے والا ہے۔

ف۱۰ اور ہواؤں میں اُڑتے پھریں گے۔

ف۱۱ ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہوگی۔

ف۱۲ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ ان سے حال پوچھیں گے نہ بات کر سکیں گے ف۱۳ یعنی کافر۔

ف۱۴ یہ کچھ اسکے کام نہ آئے گا اور کسی طرح وہ عذاب سے بچ نہ سکے گا ف۱۵ نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ اے منافق میرے پاس آ ف۱۶ حق کے قبول کرنے اور ایمان لانے سے

ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ﴿۱۶﴾ تَدْعُو مَنْ

اسے بچالے ہرگز نہیں ف۱۴ وہ تو بھڑکتی آگ ہے کھال اتار لینے والی بلا رہی ہے ف۱۵ اس کو جس نے پیٹھ

أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿۱۸﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿۱۹﴾

دی اور مُنہ پھیرا ف۱۶ اور جوڑ کر سینت رکھا ف۱۷ بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص

إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿۲۰﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿۲۱﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿۲۲﴾

جب اسے بُرائی پہنچے ف۱۸ تو سخت گھبرانیوالا اور جب بھلائی پہنچے ف۱۹ تو روک رکھنے والا ف۲۰ مگر نمازی

الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ

جو اپنی نماز کے پابند ہیں ف۲۱ اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق

حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿۲۴﴾ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ

ہے ف۲۲ اس کے لیے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے ف۲۳ اور وہ جو انصاف کا دن

الدِّينِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿۲۷﴾ إِنَّ عَذَابَ

سچ جانتے ہیں ف۲۴ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں بے شک ان کے

رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿۲۹﴾ إِلَّا عَلَىٰ

رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ف۲۵ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی

أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ

بی بیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں تو جو ان دو ف۲۶

ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ

کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ف۲۷ اور وہ جو اپنی امانتوں اور

وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿۳۳﴾

اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں ف۲۸ اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں ف۲۹

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۳۴﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴿۳۵﴾

اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ف۳۰ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا ف۳۱

ف۱۷ مال کو اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ کیے۔

ف۱۸ تنگدستی و بیماری وغیرہ کی۔

ف۱۹ دولت مندی و مال۔

ف۲۰ یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہے تو اس کو خرچ نہیں کرتا۔

ف۲۱ کہ فرائض پنجگانہ کو ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں یعنی مؤمن ہیں۔

ف۲۲ مراد اس سے زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا وہ صدقہ جو آدمی اپنے نفس پر معین کرے تو اُسے معین اوقات میں ادا کیا کرے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صدقات مستحبہ کے لیے اپنی طرف سے وقت معین کرنا شرع میں جائز اور قابل مدح ہے۔

ف۲۳ یعنی دونوں قسم کے محتاجوں کو دے انھیں بھی جو حاجت کے وقت سوال کرتے ہیں اور انہیں بھی جو شرم سے سوال نہیں کرتے اور ان کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی

ف۲۴ اور مرنے کے بعد اُٹھنے اور حشر و نشر و جزا و قیامت سب پر ایمان رکھتے ہیں۔

ف۲۵ چاہے آدمی کتنا ہی نیک پارسا کثیر الطاعۃ والعبادۃ ہو مگر اُسے عذاب الٰہی سے بے خوف نہ ہونا چاہیئے۔

ف۲۶ یعنی زوجات و مملوکات۔

ف۲۷ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں مسئلہ اس آیت سے متعہ لواطت جانوروں کے ساتھ قضاء شہوت اور ہاتھ سے استمنار کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔

ف۲۸ شرعی امانتوں کی بھی اور بندوں کی امانتوں کی بھی اور خلق کے ساتھ جو عہد ہیں ان کی بھی اور حق کے جو عہد ہیں ان کی بھی نظریں اور قسمیں بھی اس میں داخل ہیں۔

ف۲۹ صدق و انصاف کے ساتھ نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ زبردست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں نہ کسی صاحب حق کا تلف حق گوارا کرتے ہیں۔

ع۵

ف۳۰ نماز کا ذکر مکرر فرمایا گیا اس میں یہ اظہار ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا یہ کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں دوسری جگہ نوافل اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کے ارکان اور واجبات اور سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔

ف۳۱ بہشت کے۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ
تو ان کافروں کو کیا ہوا تمھاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ف۳۲ داہنے اور بائیں گروہ

الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ
کے گروہ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ ف۳۳ چین کے باغ میں داخل

نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ
کیا جائے ہرگز نہیں بیشک ہم نے انھیں اس چیز سے بنایا جسے جانتے ہیں ف۳۴ تو مجھے قسم ہے اس کی جو سب پوربوں

وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ
سب پچھموں کا مالک ہے ف۳۵ کہ ضرور ہم قادر ہیں کہ ان سے اچھے بدل دیں ف۳۶ اور ہم سے کوئی نکل کر

بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ
نہیں جاسکتا ف۳۷ تو انھیں چھوڑ دو ان کی بے ہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے اس ف۳۸

يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى
دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے جس دن قبروں سے نکلیں گے جھپٹتے ہوئے ف۳۹ گویا وہ

نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ
نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں ف۴۰ آنکھیں نیچی کیے ہوئے ان پر ذلت سوار یہ ہے ان کا وہ

الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع
دن ف۴۱ جس کا ان سے وعدہ تھا ف۴۲

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورۂ نوح مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ
بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک

يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾
عذاب آئے ف۲ اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمھارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں

ف۳۲ شانِ نزول یہ آیت کفّار کی اس جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ کا کلام مبارک سنتے اور اس کو جھٹلاتے اور استہزا کرتے اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہونگے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کے پاس بیٹھتے بھی ہیں اور گردنیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اُٹھاتے۔

ف۳۳ ایمان والوں کی طرح۔

ف۳۴ یعنی نطفہ سے جیسے سب آدمیوں کو پیدا کیا تو اس سبب سے کوئی جنّت میں داخل نہ ہوگا جنت میں داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے۔

ف۳۵ یعنی آفتاب کے ہر جائے طلوع اور ہر جائے غروب کا یا ہر ہر ستارہ کے مشرق و مغرب کا مقصد اپنی ربوبیت کی قسم یاد فرمانا ہے۔

ف۳۶ اس طرح کہ انھیں ہلاک کردیں اور بجائے ان کے اپنی فرمانبردار مخلوق پیدا کریں۔

ف۳۷ اور ہماری قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں ہوسکتا

ف۳۸ عذاب کے۔

ف۳۹ محشر کی طرف۔

ف۴۰ جیسے جھنڈے والے اپنے جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں۔

ف۴۱ یعنی روزِ قیامت۔

ف۴۲ دنیا میں اور وہ اس کو جھٹلاتے تھے۔

ف۱ سورۂ نوح مکیّہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس[۲۸] آیتیں دو سو چوبیس[۲۲۴] کلمے نو سو ننانوے[۹۹۹] حرف ہیں۔

ف۲ دنیا و آخرت کا۔

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿۳﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

کہ اللہ کی بندگی کرو ف۳ اور اس سے ڈرو ف۴ اور میرا حکم مانو — وہ تمہارا کچھ گناہ بخش دے گا ف۵ اور ایک

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ

مقرر میعاد تک ف۶ تمہیں مہلت دیگا ف۷ — بیشک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا

لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿۵﴾

کسی طرح تم جانتے ہو ف۸ — عرض کی ف۹ اے میرے ربّ میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا ف۱۰

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

تو میرے بلانے سے انھیں بھاگنا ہی بڑھا ف۱۱ — اور میں نے جتنی بار انھیں بلایا ف۱۲ کہ تو ان کو

جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا

بخشے انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں ف۱۳ اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے ف۱۴ اور ہٹ کی

وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ إِنِّي

ف۱۵ اور بڑا غرور کیا ف۱۶ — پھر میں نے انھیں علانیہ بلایا ف۱۷ — پھر میں نے

أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ

ان سے باعلان بھی کہا ف۱۸ اور آہستہ خفیہ بھی کہا ف۱۹ — تو میں نے کہا اپنے ربّ سے معافی مانگو ف۲۰

كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَيُمْدِدْكُمْ

وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ف۲۱ — تم پر شرّاٹے کا مینھ بھیجے گا — اور مال اور بیٹوں

بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴿۱۲﴾

سے تمھاری مدد کرے گا ف۲۲ اور تمھارے لیے باغ بنا دیگا اور تمھارے لیے نہریں بنائے گا ف۲۳

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ أَلَمْ تَرَوْا

تمھیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ف۲۴ — حالانکہ اس نے تمھیں طرح طرح بنایا ف۲۵ — کیا تم

كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا

نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک — اور ان میں چاند کو روشن کیا ف۲۶

ف۳ اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ ف۴ نافرمانیوں سے بچ کرتا کہ وہ غضب نہ فرمائے ف۵ جو تم سے وقت ایمان تک صادر ہوئے ہوں گے یا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہونگے ف۶ یعنی وقت موت تک ف۷ کہ اس دوران میں تم پر عذاب نہ فرمائے گا ف۸ اس کو اور ایمان لے آتے ف۹ حضرت نوح علیہ السلام نے ف۱۰ ایمان و طاعت کی طرف

ف۱۱ اور جتنی انھیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔

ف۱۲ تجھ پر ایمان لانے کی طرف۔

ف۱۳ تاکہ میری دعوت کو نہ سنیں۔

ف۱۴ اور منہ چھپا لیے تاکہ مجھے نہ دیکھیں کیونکہ انھیں دینِ الٰہی کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔

ف۱۵ اپنے کفر پر۔

ف۱۶ اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا۔

ف۱۷ بابانگ بلند محفلوں میں۔

ف۱۸ اور دعوت بالاعلان کی تکرار بھی کی۔

ف۱۹ ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ دعوت کا اُٹھا نہ رکھا قوم زمانۂ دراز تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک دی اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا، چالیس سال تک ان کے مال ہلاک ہو گئے جانور مر گئے۔ جب یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے انھیں استغفار کا حکم دیا۔

ف۲۰ کفر و شرک سے اور ایمان لا کر مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے

ف۲۱ توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان لائے اور تم نے توبہ کی تو وہ۔

ف۲۲ مال و اولاد بکثرت عطا فرمائے گا۔

ف۲۳ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے قلت بارش کی شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم دیا دوسرا آیا اس نے تنگ دستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا پھر تیسرا آیا اس نے قلت نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلت پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انھوں نے عرض کیا چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انھوں نے پیش کیں آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لیے یہ قرآنی عمل ہے) ف۲۴ اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ ف۲۵ کبھی نطفہ کبھی علقہ کبھی مضغہ یہاں تک کہ تمھاری خلقت کامل کی اس کی آفرینش میں نظر کرنا اس کی خالقیت و قدرت اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتا ہے ف۲۶ حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آفتاب و ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور ہر ایک کی پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث ان کی روشنی تمام آسمانوں میں پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمانِ دنیا میں ہے۔

وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾

اور سورج کو چراغ ف۲۷ اور اللہ نے تمھیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا ف۲۸

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

پھر تمھیں اسی میں لے جائے گا ف۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ف۳۰ اور اللہ نے تمھارے لیے زمین کو

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ

بچھونا بنایا کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو نوح نے عرض کی اے میرے رب

عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا

انھوں نے میری نافرمانی کی ف۳۱ اور ف۳۲ ایسے کے پیچھے ہولیے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان

مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ

ہی بڑھایا ف۳۳ اور ف۳۴ بہت بڑا داؤں کھیلے ف۳۵ اور بولے ف۳۶ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو ف۳۷ اور ہرگز نہ چھوڑنا

وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ

وُدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو ف۳۸ اور بے شک انھوں نے بہتوں کو بہکایا ف۳۹ اور تو ظالموں کو ف۴۰

اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ

زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی ف۴۱ اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے ف۴۲ پھر آگ میں داخل کیے گئے ف۴۳ تو انھوں نے اللہ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ

کے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا ف۴۴ اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے

الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا

کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بیشک اگر تو انھیں رہنے دیگا ف۴۵ تو تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان کے اولاد

كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ

ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر ف۴۶ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۴۷ اور اسے جو ایمان

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی ف۴۸

ف۲۷ کہ دُنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب چوتھے آسمان میں ہے ف۲۸ تمھارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کرکے ف۲۹ موت کے بعد

ف۳۰ اس سے روزِ قیامت۔

ف۳۱ اور میں نے جو ایمان و استغفار کا حکم دیا تھا اس کو انھوں نے نہ مانا۔

ف۳۲ ان کے عوام غربا اور چھوٹے لوگ سرکش رؤسا اور اصحاب اموال و اولاد کے تابع ہوئے۔

ف۳۳ اور وہ غرور مال میں مست ہو کر کفر و طغیان میں بڑھتا رہا۔

ف۳۴ وہ رؤسا۔

ف۳۵ کہ انھوں نے حضرت نوح علیہ السّلام کی تکذیب کی۔ اور انھیں اور ان کے متبعین کو ایذائیں پہنچائیں۔

ف۳۶ رؤساء کفار اپنے عوام سے۔

ف۳۷ یعنی ان کی عبادت ترک نہ کرنا۔

ف۳۸ یہ ان کے بتوں کے نام ہیں۔ جنھیں وہ پوجتے تھے بُت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے وَدّ تو مرد کی صورت پر تھا اور سواع عورت کی صورت پر اور یغوث شیر کی شکل اور یعوق گھوڑے کی اور نسر کرگس کی یہ بت قوم نوح سے منتقل ہو کر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے لیے خاص کر لیا۔

ف۳۹ یعنی یہ بُت بہت سے لوگوں کے لیے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنیٰ ہیں کہ رؤسا قوم نے بتوں کی عبادت کا حکم کرکے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا۔

ف۴۰ جو بتوں کو پوجتے ہیں۔

ف۴۱ یہ حضرت نوح علیہ السّلام کی دُعا ہے جب انھیں وحی سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان لاچکے قوم میں ان کے سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دُعا کی۔

ف۴۲ طوفان میں

ف۴۳ بعد غرق ہونے کے۔

ف۴۴ جو انھیں عذاب الٰہی سے بچا سکتا۔

ف۴۵ اور ہلاک نہ فرمائے گا۔

ف۴۶ یہ حضرت نوح علیہ السّلام کو وحی سے معلوم ہو چکا تھا اور حضرت نوح علیہ السّلام نے اپنے اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کے لیئے دعا فرمائی۔ ف۴۷ کہ وہ دونوں مومن تھے ف۴۸ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دُعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ جن مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اٹھائیس ۲۸ آیتیں اور دو ۲ رکوع ہیں

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

تم فرماؤ ف۲ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے ف۳ میرا پڑھنا کان لگا کر سنا ف۴ تو بولے ف۵ ہم نے ایک عجیب

قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ

قرآن سنا ف۶ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے ف۷ تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا

اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهُ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهُ

شریک نہ کریں گے اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ ف۸ اور یہ

كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ

کہ ہم میں کا بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا ف۹ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہرگز

تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ

آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے ف۱۰ اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے

الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ

کچھ مردوں کے پناہ لیتے تھے ف۱۱ تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور یہ کہ

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ

انھوں نے ف۱۲ گمان کیا جیسا تمھیں گمان ہے ف۱۳ کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا

آسمان کو چھوا ف۱۴ تو اسے پایا کہ ف۱۵ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے ف۱۶ اور یہ کہ ہم ف۱۷

مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّ

پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب ف۱۸ جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے ف۱۹

اَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ف۲۰ زمین والوں سے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے کوئی بھلائی

ف۱ سورۂ جن مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع اٹھائیس ۲۸ آیتیں دو سو پچاسی ۲۸۵ کلمے آٹھ سو ستر حرف ہیں۔

ف۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳ نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے نو بیان کی۔

ف۴ نمازِ فجر میں بمقام نخلہ مکۂ مکرمہ و طائف کے درمیان۔

ف۵ وہ جن اپنی قوم میں جا کر۔

ف۶ جو اپنی فصاحت و بلاغت و خوبی مضامین و علو معنی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے۔

ف۷ یعنی توحید و ایمان کی۔

ف۸ جیسا کہ کفارِ جن و انس کہتے ہیں۔

ف۹ جھوٹ بولتا تھا بے ادبی کرتا تھا کہ اس کے لیے شریک و اولاد اور بی بی بتاتا تھا۔

ف۱۰ اور اس پر افترا نہ کریں گے اس لیے ہم ان کی باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ شانِ الٰہی میں کہتے تھے اور خداوندِ عالم کی طرف بی بی اور بچے کی نسبت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کی ہدایت سے ہمیں ان کا کذب و بہتان ظاہر ہو گیا۔

ف۱۱ جب سفر میں کسی خوفناک مقام پر اُترتے تو کہتے ہم اس جگہ کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں یہاں کے شریروں سے۔

ف۱۲ یعنی کفار قریش نے۔

ف۱۳ اے جنات۔

ف۱۴ یعنی اہلِ آسمان کا کلام سننے کے لیے آسمان دُنیا پر جانا چاہا۔

ف۱۵ فرشتوں کے۔

ف۱۶ تاکہ جنات کو اہلِ آسمان کی باتیں سننے کے لیے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے۔

ف۱۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے۔

ف۱۸ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد۔

ف۱۹ جس سے اس کو مارا جائے۔

ف۲۰ ہماری اس بندش اور روک سے

رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ

چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں ف۲۱ کچھ نیک ہیں ف۲۲ اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے

قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ

ہیں ف۲۳ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر اس کے

هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا

قبضہ سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی ف۲۴ اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے

یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ

نہ کسی کمی کا خوف ف۲۵ اور نہ زیادتی کا ف۲۶ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم ف۲۷

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا

تو جو اسلام لائے انھوں نے بھلائی سوچی ف۲۸ اور رہے ظالم ف۲۹ وہ جہنم کے ایندھن

لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً

ہوئے ف۳۰ اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر وہ ف۳۱ راہ پر سیدھے رہتے ف۳۲

غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ

تو ضرور ہم انھیں وافر پانی دیتے ف۳۳ کہ اس پر انھیں جانچیں ف۳۴ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ف۳۵ وہ

عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

اسے چڑھتے عذاب میں ڈالے گا ف۳۶ اور یہ کہ مسجدیں ف۳۷ اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع

ف۳۸ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ ف۳۹ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا ف۴۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ

ٹھٹھ ہو جائیں ف۴۱ تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے

لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ

کسی برے بھلے کا مالک نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا ف۴۲

ف۲۱ قرآن کریم سننے کے بعد۔

ف۲۲ مؤمن مخلص متقی و ابرار۔

ف۲۳ فرقے فرقے مختلف۔

ف۲۴ یعنی قرآن پاک۔

ف۲۵ یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا۔

ف۲۶ بدیوں کی۔

ف۲۷ حق سے پھرے ہوئے کافر۔

ف۲۸ اور ہدایت و راہ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا۔

ف۲۹ کافر راہِ حق سے پھرنے والے۔

ف۳۰ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن آتش جہنم کے عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے۔

ف۳۱ یعنی انسان۔

ف۳۲ یعنی دین حق و طریقۂ اسلام پر۔

ف۳۳ کثیر مراد وسعت رزق ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ سات برس تک وہ بارش سے محروم کر دیئے گئے تھے معنی یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انھیں کثیر پانی اور فراخیٔ عیش عنایت فرماتے۔

ف۳۴ کہ وہ کیسی شکر گزاری کرتے ہیں۔

ف۳۵ قرآن سے یا توحید یا عبادت سے۔

ف۳۶ جس کی شدت دم بدم بڑھے گی۔

ف۳۷ یعنی وہ مکان جو نماز کے لیے بنائے گئے۔

ف۳۸ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے۔

ف۳۹ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطن نخل میں وقت فجر۔

ف۴۰ یعنی نماز پڑھنے۔

ف۴۱ کیونکہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت و تلاوت اور آپ کے اصحاب کی اقتدا نہایت عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انھوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور ایسا بے مثل کلام نہ سنا تھا۔

ف۴۲ جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ۔

وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًاۙ۝۲۲ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖؕ وَ

اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہنچانا اور اس کی رسالتیں

مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

ف۴۳ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے ف۴۴ تو بے شک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں

اَبَدًاؕ۝۲۳ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ

ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ یہاں تک کہ جب دیکھیں گے ف۴۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا

نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا۝۲۴ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ

مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم ف۴۶ تم فرماؤ میں نہیں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا

یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا۝۲۵ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ۝۲۶

جاتا ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دیگا ف۴۷ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر ف۴۸ کسی کو مسلط نہیں کرتا ف۴۹

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے ف۵۰ کہ ان کے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا

مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاۙ۝۲۷ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ

ہے ف۵۱ تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیام پہنچا دیئے اور

اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا۠۝۲۸

جو کچھ ان کے پاس سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ف۵۲

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ مزمل مکیہ ہے اور اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُۙ۝۱ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًاۙ۝۲ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے جھرمٹ مارنے والے ف۲ رات میں قیام فرما ف۳ سوا کچھ رات کے ف۴ آدھی رات یا اس سے کچھ کم

قَلِیْلًاۙ۝۳ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاؕ۝۴ اِنَّا سَنُلْقِیْ

کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ ف۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۶ بیشک عنقریب ہم

منزل ۷

ف۴۳ یہ میرا فرض ہے جس کو انجام دیتا ہوں ف۴۴ اور ان پر ایمان نہ لائے ف۴۵ وہ عذاب ف۴۶ کافر کی یا مؤمن کی یعنی اس روز کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مؤمن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے شانِ نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی ف۴۷ یعنی وقت عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانے ف۴۸ یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے (خازن و بیضاوی وغیرہ)، ف۴۹ یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو ف۵۰ تو انھیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشفِ تام عطا فرماتا ہے اور یہ علمِ غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف و انجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا وارفع و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لیے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیثِ کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تمسک صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے سیّد الرسل خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے، جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔

ف۵۱ فرشتوں کو جو ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

ف۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء معدود و محصور و متناہی ہیں۔

ف۱ سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو۲ رکوع بیس۲۰ آیتیں دو سو پچاسی۲۸۵ کلمے آٹھ سو اڑتیس۸۳۸ حرف ہیں۔

ف۲ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے اس کے شانِ نزول میں کئی قول ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ابتداءِ زمانہ وحی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپکو حضرت جبریل نے یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کہہ کر ندا کی ایک قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ بہر حال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ردائے نبوت و چادرِ رسالت کے حامل و لائق۔

ع ۲ / ۹ / ۱۲

ف۳ نماز اور عبادت کے ساتھ۔

ف۴ یعنی تھوڑا حصہ آرام کے لیے ہو باقی شب عبادت میں گزاریئے اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۵ مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصفِ شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو (بیضاوی)، مراد اس قیام سے تہجد ہے، جو ابتدائے اسلام میں واجب و بقولے فرض تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی رات یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدر واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ۔ ف۶ رعایت وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تا بہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔

عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے ف۷ بیشک رات کا اٹھنا ف۸ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے ف۹ اور بات

قِيْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

خوب سیدھی نکلتی ہے ف۱۰ بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ف۱۱ اور اپنے رب کا نام یاد کرو ف۱۲ اور

تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو ف۱۳ وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا

تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ ف۱۴ اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انھیں اچھی طرح چھوڑ دو

جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾

اور مجھ پر چھوڑو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انھیں تھوڑی مہلت دو ف۱۶ ف۱۵

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾

بیشک ہمارے پاس ف۱۷ بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب ف۱۸

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾

جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ ف۱۹ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے ف۲۰ کہ تم پر حاضر ناظر ہیں ف۲۱ جیسے ہم نے فرعون کی طرف

رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾

رسول بھیجے ف۲۲ تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾

پھر کیسے بچو گے ف۲۳ اگر ف۲۴ کفر کرو اس دن ف۲۵ جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا ف۲۶

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ

آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا بے شک یہ نصیحت ہے

ف۷ یعنی نہایت جلیل و باعظمت مراد اس سے قرآن مجید ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنیٰ یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اوامر نواہی اور تکالیف شاقہ ہیں جو مکلفین پر بھاری ہوں گے۔

ف۸ سونے کے بعد۔

ف۹ بہ نسبت دن کی نماز کے۔

ف۱۰ کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شغب سے امن ہوتی ہے اخلاص تام و کامل ہوتا ہے ریا و نمائش کا موقع نہیں ہوتا۔

ف۱۱ شب کا وقت عبادت کے لیے خوب فراغت کا ہے

ف۱۲ رات و دن کے جملہ اوقات میں تسبیح تہلیل نماز تلاوت قرآن شریف درس علم وغیرہ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اپنی قرأت کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔

ف۱۳ یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقہ قطع ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے۔

ف۱۴ اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو۔

ف۱۵ وہذا منسوخ بآیۃ القتال۔

ف۱۶ بدر تک یا روز قیامت تک۔

ف۱۷ آخرت میں۔

ف۱۸ ان کے لیے جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔

ف۱۹ وہ قیامت کا دن ہوگا۔

ف۲۰ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف۲۱ مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں۔

ف۲۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔

ف۲۳ عذاب الٰہی سے۔

ف۲۴ دنیا میں۔

ف۲۵ یعنی قیامت کے دن جو نہایت ہولناک ہوگا۔

ف۲۶ اپنے شدت دہشت سے۔

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ

تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ؁۲۷ بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو

اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ

کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی ؁۲۸

مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا شمار

عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ

نہ ہو سکے گا ؁۲۹ تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو ؁۳۰ اسے

مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ

معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے

اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ

؁۳۱ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے ؁۳۲ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو ؁۳۳

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ

اور نماز قائم رکھو ؁۳۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو ؁۳۵

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا

اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی

وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ؁۱ چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ﴿۴﴾

اے بالا پوش اوڑھنے والے ؁۲ کھڑے ہو جاؤ ؁۳ پھر ڈر سناؤ ؁۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ؁۵ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ؁۶

؁۲۷ ایمان و طاعت اختیار کر کے ؁۲۸ تمہارے اصحاب کی وہ بھی قیام لیل میں آپ کا اتباع کرتے ہیں ؁۲۹ اور ضبط اوقات نہ کر سکو گے ؁۳۰ یعنی شب کا قیام معاف فرمایا مسئلہ اس آیت سے نماز میں مطلق قرأت کی فرضیت ثابت ہوئی مسئلہ اقل درجہ قرأت مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں۔

؁۳۱ یعنی تجارت یا طلب علم کے لیے۔

؁۳۲ ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا۔

؁۳۳ اس سے پہلا حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنجگانہ نمازوں سے منسوخ ہو گیا۔

؁۳۴ یہاں نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں۔

؁۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے صلہ رحمی میں اور مہمان داری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں انھیں اچھی طرح مال حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کیا جائے۔

؁۱ سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھپن آیتیں دو سو پچپن کلمے ایک ہزار دس حرف ہیں۔

؁۲ یہ خطاب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے۔ شانِ نزول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہِ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی یَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا کچھ نہ پایا اوپر دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) یہ دیکھ کر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے بالاپوش اڑھادو انھوں نے اوڑھا دیا تو جبریل آئے اور انھوں نے کہا۔ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔

؁۳ اپنی خواب گاہ سے۔

؁۴ قوم کو عذاب الٰہی کا ایمان نہ لانے پر۔

؁۵ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا حضرت خدیجہ نے بھی حضور کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انھیں یقین ہوا کہ وحی آئی۔

؁۶ ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے اور نماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ اپنے کپڑے کوتاہ کیجئے ایسے دراز نہ ہوں جیسی کہ عربوں کی عادت ہے کیونکہ بہت زیادہ دراز ہونے سے چلنے پھرنے میں نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

ف۵ یعنی جیسے کہ دُنیا میں ہدیے اور نیوتے دینے کا دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جس کو میں نے دیا ہے وہ اس سے زیادہ مجھے دے دیگا اس قسم کے نیوتے اور ہدیے شرعًا جائز ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شانِ نبوت بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور اس منصب عالی کے لائق یہی ہے کہ جس کو جو دیں وہ محض کرم ہو اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو ف۶ اوامر و نواہی اور ان ایذاؤں پر جو دین کی خاطر آپ کو برداشت کرنا پڑیں ف۹ مراد اس سے بقول صحیح نفخۂ ثانیہ ہے ف۱۰ اس میں اشارہ ہے کہ وہ دن بفضلِ الٰہی مؤمنین پر آسان ہوگا ف۱۱ اس کی ماں کے پیٹ میں بغیر مال و اولاد کے شانِ نزول یہ آیت ولید بن مغیرہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ اپنی قوم میں وحید کے لقب سے ملقب تھا ف۱۲ کھیتیاں

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧ فَإِذَا

اور بتوں سے دُور رہو اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ف۷ اور اپنے رب کے لیے صبر کیے رہو ف۸

نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝٨ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝٩ عَلَى الْكَافِرِينَ

پھر جب صُور پھونکا جائیگا ف۹ تو وہ دن کرّا دن ہے کافروں پر آسان نہیں

غَيْرُ يَسِيرٍ ۝١٠ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝١١ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا

ف۱۰ اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ف۱۱ اور اسے وسیع مال

مَمْدُودًا ۝١٢ وَبَنِينَ شُهُودًا ۝١٣ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۝١٤ ثُمَّ يَطْمَعُ

دیا ف۱۲ اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے ف۱۳ اور میں نے اس کے لیے طرح طرح کی تیاریاں کیں ف۱۴ پھر یہ طمع

أَنْ أَزِيدَ ۝١٥ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝١٦ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝١٧

کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دُوں ف۱۵ ہر گز نہیں ف۱۶ وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ

إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝١٨ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠ ثُمَّ

صعود پر چڑھاؤں بیشک وہ سوچا اور دل میں کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی

نَظَرَ ۝٢١ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝٢٣ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا

پھر نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے

إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۝٢٤ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝٢٥ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝٢٦

اگلوں سے سیکھا یہ نہیں مگر آدمی کا کلام ف۱۷ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے دوزخ

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝٢٧ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝٢٨ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩

میں دھنساتا ہوں اور تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے نہ چھوڑے نہ لگی رکھے ف۱۸ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے ف۱۹

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا

اس پر انیس داروغہ ہیں ف۲۰ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کیے مگر فرشتے اور ہم نے

جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو ف۲۱ اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین آئے ف۲۲

اور کثیر مویشی اور تجارتیں مجاہد سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار نقد کی حیثیت رکھتا تھا اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا۔
ف۱۳ جن کی تعداد دس تھی اور چونکہ مالدار تھے انہیں کسبِ معاش کے لیے سفر کی حاجت نہ تھی اس لیے سب باپ کے سامنے رہتے ان میں سے تین مشرف بہ اسلام ہوئے خالد اور ہشام اور ولید بن ولید۔
ف۱۴ جاہ بھی دیا اور ریاست بھی عطا فرمائی عیش بھی دیا اور طولِ عمر بھی
ف۱۵ باوجود ناشکری کے۔
ف۱۶ یہ نہ ہوگا چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال و اولاد و جاہ میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہوگیا۔
ف۱۷ شانِ نزول جب حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سُنا اور اس قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ابھی ایک کلام سُنا نہ وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی اور فوائد و دلکشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہے گا قریش کو اس کی ان باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہوگیا کہ ولید آبائی دین سے برگشتہ ہوگیا ابوجہل نے ولید کو ہموار کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آکر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا کیا غم ہے ابوجہل نے کہا غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہوگیا ہے قریش تیرے خرچ کے لیے روپیہ جمع کردیں گے انھیں خیال ہے کہ تو نے محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کلام کی تعریف اس لیے کی ہے کہ تجھے ان کے دسترخوان کا بچا کھانا مل جائے اس پر اسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی سیر ہو کر کھانا بھی کھایا ہے ان کے دسترخوان پر کیا بچے گا پھر ابوجہل کے ساتھ اُٹھا اور قوم میں آکر کہنے لگا تمھیں خیال ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجنون ہیں کیا تم نے ان میں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی سب نے کہا ہرگز نہیں کہنے لگا تم انھیں کاہن سمجھتے ہو کیا تم نے انھیں کبھی کہانت کرتے دیکھا سب نے کہا نہیں کہا تم انہیں شاعر گمان کرتے ہو کیا تم نے کبھی انھیں شعر کہتے پایا سب نے کہا نہیں کہنے لگا تم انھیں کذّاب کہتے ہو کیا تمھارے تجربہ میں کبھی انھوں نے جھوٹ بولا سب نے کہا نہیں اور قریش میں آپ کا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے یہ سُن کر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہوگا کہ ان کی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دل میں اثر کر جاتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ وہ جادو ہے اس آیتِ کریمہ میں اس کا ذکر فرمایا گیا ف۱۸ یعنی نہ کسی مستحقِ عذاب کو چھوڑے نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کھال لگی رہنے دے بلکہ مستحق عذاب کو گرفتار کرے اور گرفتار کو جلائے اور جب جل جائیں پھر ویسے ہی کر دیے جائیں ف۱۹ جلا کر ف۲۰ فرشتے ایک مالک اور اٹھارہ ان کے ساتھی ف۲۱ کہ حکمتِ الٰہی پر اعتماد نہ کرکے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں انیس کیوں ہوئے ف۲۲ یعنی یہود کو یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھ کر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق کا یقین حاصل ہو۔

وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ

اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ف۲۳ اور کتاب والوں اور

وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكٰفِرُونَ

مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور دل کے روگی ف۲۴ اور کافر کہیں اس

مَاذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۚ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي

اچنبے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے، یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور

مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٰى

ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ ف۲۵ تو نہیں

لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ إِنَّهَا

مگر آدمی کے لیے نصیحت۔ ہاں ہاں چاند کی قسم اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب اجالا ڈالے ف۲۶ بیشک

لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ

دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے۔ آدمیوں کو ڈراؤ۔ اسے جو تم میں چاہے کہ آگے آئے ف۲۷ یا پیچھے

أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿۳۸﴾ إِلَّا أَصْحٰبَ الْيَمِينِ ﴿۳۹﴾

رہے ف۲۸ ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر دہنی طرف والے ف۲۹

فِي جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِي

باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ

سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿۴۴﴾

میں لے گئی وہ بولے ہم ف۳۰ نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے ف۳۱

وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۴۶﴾

اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو ف۳۲ جھٹلاتے رہے

حَتّٰى أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِينَ ﴿۴۸﴾ فَمَا

یہاں تک کہ ہمیں موت آئی تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ف۳۳ تو انہیں

ف۲۳ یعنی اہلِ کتاب میں سے جو ایمان لائے ان کا اعتقاد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور زیادہ ہو اور جان لیں کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحیِ الٰہی ہے اس لیے کتبِ سابقہ سے مطابق ہوتی ہے۔

ف۲۴ جن کے دلوں میں نفاق ہے۔

ف۲۵ یعنی جہنم اور اس کی صفت یا آیاتِ قرآن۔

ف۲۶ خوب روشن ہو جائے۔

ف۲۷ خیر یا جنت کی طرف ایمان لاکر۔

ف۲۸ کفر اختیار کرکے اور برائی و عذاب میں گرفتار ہو۔

ف۲۹ یعنی مومنین وہ گروی نہیں وہ نجات پانے والے ہیں اور انھوں نے نیکیاں کرکے اپنے آپ کو آزاد کرا لیا ہے وہ اپنے رب کی رحمت سے منتفع ہیں۔

ع ۱۵

ف۳۰ دنیا میں۔

ف۳۱ یعنی مساکین پر صدقہ نہ کرتے تھے۔

ف۳۲ جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور جزا دی جائے گی، مراد اس سے روزِ قیامت ہے۔

ف۳۳ یعنی انبیاء، ملائکہ، شہداء، صالحین جنھیں اللہ تعالیٰ نے شافع کیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے کافروں کی شفاعت نہ کریں گے تو جو ایمان نہیں رکھتے انھیں شفاعت بھی میسر نہ آئے گی۔

لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿۴۹﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿۵۰﴾

کیا ہوا نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں ف۳۴ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں

فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ

کہ شیر سے بھاگے ہوں ف۳۵ بلکہ ان میں کا ہر شخص چاہتا ہے کہ کھلے صحیفے اس کے ہاتھ

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّا إِنَّهُ

میں دے دیئے جائیں ف۳۶ ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں ف۳۷ ہاں ہاں بیشک وہ

تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ

نصیحت ہے ف۳۸ تو جو چاہے اس سے نصیحت لے۔ اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب اللہ چاہے

هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا

سُورَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — أَرْبَعُونَ آيَةً فِيهَا رُكُوعَانِ

سورہ قیامت مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿۱﴾ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ أَيَحْسَبُ

روز قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے ف۲ کیا آدمی

الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿۳﴾ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ

ف۳ یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنادیں

بَنَانَهُ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ﴿۵﴾ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ

ف۴ بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے ف۵ پوچھتا ہے قیامت کا دن

الْقِيَامَةِ ﴿۶﴾ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ

کب ہوگا پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی ف۶ اور چاند گہے گا ف۷ اور سورج اور چاند ملا

وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾

دیئے جائیں گے ف۸ اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ف۹ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں

ف۳۴ یعنی مواعظ قرآن سے اعراض کرتے ہیں ف۳۵ یعنی مشرکین نادانی و بے وقوفی میں گدھے کی مثل ہیں جس طرح شیر کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہے اس طرح یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن سن کر بھاگتے ہیں ف۳۶ کفار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم ہرگز آپ کا اتباع نہ کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے فلاں بن فلاں کے نام ہم اس میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیتے ہیں۔

ف۳۷ کیونکہ اگر انھیں آخرت کا خوف ہوتا تو دلائل قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ حیلہ بازیاں نہ کرتے

ف۳۸ قرآن شریف۔

ف۱ سورۂ قیامہ مکیہ ہے اس میں ۲ رکوع ۴۰ چالیس آیتیں ایک سو ۹۹ ننانوے کلمے چھ سو ۶۹۲ بانوے حرف ہیں۔

ف۲ باوجود متقی وکثیر الطاعۃ ہونے کے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔

ف۳ یہاں آدمی سے مراد کافر منکر بعث ہے شانِ نزول یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں جب بھی نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کردیگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہوجانے سے ایسی ہوجاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا کافر ہماری قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔

ف۴ یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کردیں اور ان کی ہڈیاں ان کے موقع پر پہنچادیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے دی جائیں تو بڑی کا کیا کہنا۔

ف۵ انسان کا انکار بعث اشتباہ اور عدمِ دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحال سوال بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریق استہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا۔ (جمل) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کے معنی یہ فرمایا کہ آدمی بعث وحساب کو جھٹلاتا ہے جو اس کے سامنے ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی گناہ کو مقدم کرتا ہے اور توبہ کو مؤخر یہی کہتا رہتا ہے اب توبہ کروں گا اب عمل کروں گا یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے ف۶ اور حیرت دامنگیر ہوگی ف۷ تاریک ہوجائے گا اور روشنی زائل ہوجائے گی ف۸ یہ ملادینا یا طلوع میں ہوگا دونوں مغرب سے طلوع کریں گے یا بے نور ہونے میں ف۹ جو اس حال دہشت سے رہائی ملے۔

ف۱۰ تمام خلق اس کے حضور حاضر ہو گی حساب کیا جائے گا جزا دی جائے گی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریگا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا ف۱۱ جو اس نے کیا ہے
ف۱۲ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبریل امین کے وحی پہنچا کر فارغ ہونے سے قبل یاد فرمانے کی سعی فرماتے تھے اور جلد جلد پڑھتے اور زبان اقدس کو حرکت دیتے اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشقت گوارا نہ فرمائی اور قرآن کریم کا سینہ پاک میں محفوظ کرنا اور زبانِ اقدس پر جاری فرمانا اپنے ذمہ کرم پر لیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرما کر حضور کو مطمئن فرادیا ف۱۳ آپ کے سینہ پاک میں۔ ف۱۴ آپ کا ف۱۵ یعنی آپ کے پاس وحی آچکے ف۱۶ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کو باطمینان سنتے اور جب وحی تمام ہو جاتی تب پڑھتے تھے۔

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىٕذِ ﹰالْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ

اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے ف۱۰ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے

وَاَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾

گا ف۱۱ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾

سب لا ڈالے جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ف۱۲ بیشک اس کا محفوظ کرنا

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

ف۱۳ اور پڑھنا ف۱۴ ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں ف۱۵ اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ف۱۶ پھر بیشک اسکی باریکیوں

الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا

کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو ف۱۷ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو کچھ منہ اس دن

نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾

ف۱۸ تروتازہ ہونگے ف۱۹ اپنے رب کو دیکھتے ف۲۰ اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہونگے ف۲۱ سمجھتے ہونگے کہ ان کے ساتھ وہ کی جائیگی

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾

جو کمر کو توڑ دے ف۲۲ ہاں ہاں جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ف۲۳ اور کہیں گے ف۲۴ کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے ف۲۵

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىٕذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا

اور وہ ف۲۶ سمجھ لیگا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ف۲۷ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائیگی ف۲۸ اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا

صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ

ہے ف۲۹ اس نے ف۳۰ نہ تو سچ مانا ف۳۱ اور نہ نماز پڑھی۔ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ف۳۲ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا

يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ

ف۳۳ تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی ف۳۴ کیا آدمی اس گھمنڈ

الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾

میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا ف۳۵ کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے ف۳۶

ف۱۷ یعنی تمھیں دُنیا کی چاہت ہے۔
ف۱۸ یعنی روزِ قیامت۔
ف۱۹ اللہ تعالیٰ کی نعمت و کرم پر مسرور چہروں سے انوارِ تاباں یہ مومنین کا حال ہے۔
ف۲۰ انھیں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی میسر آئے گا یہی اہل سُنّت کا عقیدہ قرآن و حدیث و اجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہوگا۔
ف۲۱ سیاہ تاریک غمزدہ مایوس یہ کفار کا حال ہے۔
ف۲۲ یعنی وہ شدت عذاب اور ہولناک مصائب میں گرفتار کیے جائیں گے۔
ف۲۳ وقت موت۔
ف۲۴ جو اس کے قریب ہوں گے۔
ف۲۵ تاکہ اس کو شفا حاصل ہو۔
ف۲۶ یعنی مرنے والا۔
ف۲۷ کہ اہل مکہ اور دنیا سب سے جدائی ہوتی ہے۔
ف۲۸ یعنی موت کے قرب سختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنیٰ ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے یا یہ معنیٰ ہیں کہ شدت پر شدت ہو گی ایک دُنیا کی جدائی کی سختی اس کے ساتھ موت کی قرب یا ایک موت کی سختی اور اس کے ساتھ آخرت کی سختیاں۔
ع ۱ ۳۰/۱۷
ف۲۹ یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی ان میں فیصلہ فرمائے گا۔
ف۳۰ یعنی انسان نے مراد اس سے ابوجہل ہے۔
ف۳۱ رسالت اور قرآن کو۔
ف۳۲ ایمان لانے سے۔
ف۳۳ متکبرانہ شان سے اب اس سے خطاب فرمایا جاتا ہے
ف۳۴ جب یہ آیت نازل ہوئی بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطحا میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی یعنی تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیر خرابی آ لگی اب آ لگی تو ابوجہل نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمھارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ قوی زور آور صاحب شوکت و قوت ہوں مگر قرآنی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگ بدر میں ابوجہل ذلت و خواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے اس آیت میں اس کی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا گیا پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت دوسری خرابی قبر کی سختیاں اور وہاں کی شدتیں تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت گرفتار مصائب ہونا چوتھی خرابی عذاب جہنم ف۳۵ کہ نہ اس پر امر و نہی وغیرہ کے احکام ہوں۔ نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے نہ اُسے آخرت میں جزا دی جائے ایسا نہیں ف۳۶ رحم میں تو جو ایسے گندے پانی سے پیدا کیا گیا اس کا تکبر کرنا اترانا اور پیدا کرنے والے کی نافرمانی کرنا نہایت بے جا ہے۔

ف٣٧ انسان بنایا ف٣٨ اس کے اعضاء کو کامل کیا اس میں رُوح ڈالی ف٣٩ یعنی منی سے یا انسان سے ف٤٠ دو صفتیں پیدا کیں۔

ف١ سورۂ دہر اس کا نام سُورۂ انسان بھی ہے، مجاہد و قتادہ اور جمہور کے نزدیک یہ سورۂ مدنیہ ہے بعض نے اس کو مکیہ کہا ہے اس میں ٢ دو رکوع اکتیس ٣١ آیتیں دو سو چالیس ٢٤٠ کلمے اور ایک ہزار چوّن ١٠٥٤ حرف ہیں ف٢ یعنی حضرت آدم علیہ السّلام پر نفخ رُوح سے پہلے چالیس سال کا ف٣ کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھا نہ کہیں اس کا ذکر تھا نہ اس کو کوئی جانتا تھا نہ کسی کو اس کی پیدائش کی حکمتیں معلوم تھیں اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے انسان سے جنس مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ۔

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ

پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ف٣٧ پھر ٹھیک بنایا ف٣٨ تو اس سے ف٣٩ دو جوڑ بنائے ف٤٠

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

مرد اور عورت کیا جس نے یہ کچھ کیا وہ مُردے نہ جلا سکے گا۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ دہر مکیّہ ہے اس میں ف١ اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾

بیشک آدمی پر ف٢ ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا ف٣

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا

بیشک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے ف٤ کہ وہ اسے جانچیں ف٥ تو اُسے سنتا

بَصِيْرًا ﴿٢﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

دیکھتا کر دیا ف٦ بے شک ہم نے اسے راہ بتائی ف٧ یا حق مانتا ف٨ یا ناشکری کرتا ف٩ بیشک ہم نے کافروں

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں ف١٠ اور طوق ف١١ اور بھڑکتی آگ ف١٢ بے شک نیک پئیں گے اس

كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

جام میں سے جس کی ملونی کافور ہے وہ کافور کیا ایک چشمہ ہے ف١٣ جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں

تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾

اُسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے ف١٤ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں ف١٥ اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی ف١٦ پھیلی

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّمَا

ہوئی ہے ف١٧ اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر ف١٨ مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾ اِنَّا نَخَافُ

کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بیشک ہمیں اپنے

ف٤ مرد و عورت کی۔

ف٥ مکلف کرکے اپنے امر و نہی سے۔

ف٦ تاکہ دلائل کا مشاہدہ اور آیات کا استماع کرسکے۔

ع ٢ / ١٨

ف٧ دلائل قائم کرکے رسُول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر تاکہ ہو

ف٨ یعنی مؤمن سعید۔

ف٩ کافر شقی۔

ف١٠ جنھیں باندھ کر دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے۔

ف١١ جو گلوں میں ڈالے جائیں گے۔

ف١٢ جس میں جلائے جائیں گے۔

ف١٣ جنت میں۔

ف١٤ ابرار کے ثواب بیان فرمانے کے بعد ان کے اعمال کا ذکر فرمایا جاتا ہے جو اس ثواب کا سبب ہوئے۔

ف١٥ منت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اوپر واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا مریض اچھا ہو یا میرا مسافر بخیر واپس آئے تو میں راہِ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا اس نذر کی وفا واجب ہوتی ہے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ لوگ طاعت و عبادت اور شرع کے واجبات کے عامل ہیں حتیٰ کہ جو طاعات غیر واجبہ اپنے اوپر نذر سے واجب کر لیتے ہیں اس کو بھی ادا کرتے ہیں۔

ف١٦ یعنی شدت اور سختی۔

ف١٧ قتادہ نے کہا کہ اس دن کی شدّت اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ آسمان پھٹ جائیں گے ستارے گر پڑیں گے چاند سُورج بے نُور ہو جائیں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کوئی عمارت باقی نہ رہے گی اس کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کے اعمال ریا و نمائش سے خالی ہیں۔

ف١٨ یعنی ایسی حالت میں جبکہ خود اُنھیں کھانے کی حاجت و خواہش ہو اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنیٰ لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں کھلاتے ہیں شانِ نزول یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہُوئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جو لائے حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین ایک روز یتیم ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کرکے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔

ف۱۹ لہٰذا ہم اپنے عمل کی جزا یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے یہ عمل اس لیے ہے کہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں گے ف۲۰ یعنی گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف وہاں نہ ہوگی۔

مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ

رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے ف۱۹ تو انھیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا اور

لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾

انھیں تازگی و شادمانی دی اور ان کے صبر پر انھیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾

جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹر ف۲۰

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ

اور اس کے ف۲۱ سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ف۲۲ اور ان پر

عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠

چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

چاندی کے ف۲۳ ساقیوں نے انھیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا ف۲۴ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے ف۲۵ جس

زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

کی ملونی ادرک ہوگی ف۲۶ وہ ادرک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں ف۲۷ اور ان کے آس

مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ

پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے ف۲۸ جب تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے ف۲۹ اور

رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ

جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے ف۳۰ اور بڑی سلطنت ف۳۱ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے ف۳۲ اور

وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا

قناویز کے ف۳۳ اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے ف۳۴ اور انھیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی ف۳۵

كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

ان سے فرمایا جائے گا یہ تمھارا صلہ ہے ف۳۶ اور تمھاری محنت ٹھکانے لگی ف۳۷ بیشک ہم نے تم پر ف۳۸ قرآن

ف۲۱ یعنی بہشتی درختوں کے۔

ف۲۲ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں خوشے بآسانی لے سکیں۔

ف۲۳ جنتی برتن چاندی کے ہوں گے اور چاندی کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آبگینہ کے صاف شفاف ہوں گے کہ ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی

ف۲۴ یعنی پینے والوں کی رغبت کی قدر نہ اس سے کم نہ زیادہ یہ سلیقہ جنتی خدام کے ساتھ خاص ہے دنیا کے ساقیوں کو میسر نہیں۔ ف۲۵ شراب طہور کے۔

ف۲۶ اس کی آمیزش سے شراب کی لذت اور زیادہ ہو جائے گی

ف۲۷ مقربین تو خالص اسی کو پییں گے اور باقی اہل جنت کی شرابوں میں اس کی آمیزش ہوگی یہ چشمہ زیر عرش سے جنت عدن ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔

ف۲۸ جو نہ کبھی مریں گے نہ بوڑھے ہوں گے نہ ان میں کوئی تغیر آئیگا نہ خدمت سے اکتائیں گے ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا۔

ف۲۹ یعنی جس طرح فرش مصفے پر گوہر آبدار غلطاں ہو اس حسن و صفا کے ساتھ جنتی غلمان مشغول خدمت ہوں گے۔

ف۳۰ جس کا وصف بیان میں نہیں آسکتا۔

ف۳۱ جس کی حد و نہایت نہیں نہ اس کو زوال نہ جنتی کو وہاں سے انتقال وسعت کا یہ عالم کہ ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جب اپنے ملک میں نظر کرے گا تو ہزار برس کی راہ تک ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب کی جگہ دیکھتا ہو شوکت و شکوہ یہ ہوگا کہ ملائکہ بے اجازت نہ آئیں گے۔

ف۳۲ یعنی باریک ریشم کے۔

ف۳۳ یعنی دبیز ریشم کے۔

ف۳۴ حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا۔

ف۳۵ جو نہایت پاک صاف نہ اسے کسی کا ہاتھ لگا نہ کسی نے چھوا نہ وہ پینے کے بعد شراب دنیا کی طرح جسم کے اندر سڑ کر بول بنے بلکہ اس کی صفائی کا یہ عالم ہے کہ جسم کے اندر اتر کر پاکیزہ خوشبو بن کر جسم سے نکلتی ہے اہل جنت کو کھانے کے بعد شراب پیش کی جائے گی اس کو پینے سے ان کے پیٹ صاف ہو جائیں گے اور جو انھوں نے کھایا ہے وہ پاکیزہ خوشبو بن کر ان کے جسموں سے نکلے گا اور ان کی خواہشیں اور رغبتیں پھر تازہ ہو جائیں گی۔ ف۳۶ یعنی تمھاری اطاعت و فرمانبرداری کا ف۳۷ کہ تم سے تمھارا رب راضی ہوا اور اس نے تمھیں ثواب عظیم عطا فرمایا ف۳۸ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳۹ آیت آیت کرکے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں ہیں ف۴۰ رسالت کی تبلیغ فرما کر اور اس میں مشقتیں اُٹھا کر اور دشمنانِ دین کی ایذائیں برداشت کرکے ف۴۱ شانِ نزول عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ اس کام سے باز آئیے یعنی دین سے عتبہ نے کہا کہ آپ ایسا کریں تو میں اپنی بیٹی آپ کو بیاہ دوں اور بغیر مہر کے آپ کی خدمت میں حاضر کردوں ولید نے کہا کہ میں آپ کو اتنا مال دے دوں کہ آپ راضی ہوجائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۴۲ نماز یعنی صبح کے ذکر سے نمازِ فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر مراد ہیں۔

عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ

تدریج اوتارا ف۳۹ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو ف۴۰ اور ان میں کسی گنہگار یا

اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ الَّيْلِ

ناشکرے کی بات نہ سنو ف۴۱ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو ف۴۲ اور کچھ رات میں اسے

فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

سجدہ کرو ف۴۳ اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو ف۴۴ بیشک یہ لوگ ف۴۵ پاؤں تلے کی عزیز رکھتے ہیں

وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ

ف۴۶ اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ف۴۷ ہم نے انھیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند

اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ

مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ف۴۸ ان جیسے اور بدل دیں ف۴۹ بے شک یہ نصیحت ہے ف۵۰

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ف۵۱ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے

اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ

ف۵۲ بے شک وہ علم و حکمت والا ہے اپنی رحمت میں لیتا ہے ف۵۳ جسے

رَحْمَتِهٖ ۚ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾

چاہے ف۵۴ اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۵۵

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مرسلات مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿٣﴾

قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگاتار ف۲ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں پھر اُبھار کر اُٹھانے والیاں ف۳

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا

پھر حق ناحق کو خوب جدا کرنے والیاں پھر ان کی قسم جو ذکر کا القا کرتی ہیں ف۴ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو بیشک جس بات کا تم

ف۴۳ یعنی مغرب و عشا کی نمازیں پڑھو اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا گیا۔

ف۴۴ یعنی فرائض کے بعد نوافل پڑھتے رہو اس میں نماز تہجد آگئی بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد ذکرِ لسانی ہے مقصود یہ ہے کہ روز و شب کے تمام اوقات میں دل و زبان سے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو۔ ف۴۵ یعنی کفار۔

ف۴۶ یعنی محبت دُنیا میں گرفتار ہیں۔

ف۴۷ یعنی روزِ قیامت کو جس کے شدائد کفار پر بہت بھاری ہوں گے نہ اس پر ایمان لاتے ہیں نہ اس دن کے لیے عمل کرتے ہیں۔ ف۴۸ انھیں ہلاک کردیں اور بجائے ان کے۔

ف۴۹ جو اطاعت شعار ہوں۔ ف۵۰ مخلوق کے لیے

ف۵۱ اس کی طاعت بجالا کر اور اس کے رسول کا اتباع کرکے

ف۵۲ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اس کی مشیت سے ہوتا ہے۔

ف۵۳ یعنی جنت میں داخل فرماتا ہے۔

ف۵۴ ایمان عطا فرما کر۔ ف۵۵ ظالموں سے مراد کافر ہیں

ف۱ سورۂ مرسلات مکیہ ہے اس میں دو رکوع پچاس آیتیں ایک سو اسی کلمے آٹھ سو سولہ حرف ہیں شانِ نزول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ والمرسلات شبِ جن میں نازل ہوئی ہم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب سعادت میں تھے جب منیٰ کی غار میں پہنچے والمرسلات نازل ہوئی ہم حضور سے اس کو پڑھتے تھے اور حضور اس کی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جست کی ہم اس کو مارنے کے لیے لپکے وہ بھاگ گیا حضور نے فرمایا تم اس کی بُرائی سے بچائے گئے وہ تمہاری بُرائی سے یہ غار منیٰ میں غار المرسلات کے نام سے مشہور ہے۔

ف۲ ان آیتوں میں جو قسمیں مذکور ہیں وہ پانچ صفات ہیں جن کے موصوفات ظاہر میں مذکور نہیں اس لیے مفسرین نے ان کی تفسیر میں بہت وجوہ ذکر کیے ہیں بعض نے یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی قرار دی ہیں بعض نے ملائکہ کی بعض نے آیاتِ قرآن کی بعض نے نفوسِ کاملہ کی جو استکمال کے لیے ابدان کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ ریاضتوں کے جھونکوں سے ماسوائے حق کو اڑا دیتے ہیں، پھر تمام اعضا میں اس اثر کو پھیلاتے ہیں۔ پھر حق بالذات اور باطل فی نفسہ میں فرق کرتے ہیں اور واردات الٰہی کے سوا ہر شے کو ہالک دیکھتے ہیں پھر ذکر کا القا کرتے ہیں اس طرح کہ دلوں میں اور زبانوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ ذکر کی ہے کہ پہلی تین صفتوں سے ہوائیں مراد ہیں اور باقی دو سے فرشتے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ قسم ان ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں ان سے مراد عذاب کی ہوائیں ہیں (خازن و جمل وغیرہ) ف۳ یعنی وہ رحمت کی ہوائیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں اس کے بعد جو صفتیں مذکور ہیں وہ قولِ اخیر پر جماعاتِ ملائکہ کی ہیں ابن کثیر نے کہا کہ فارقات و ملقیات سے جماعاتِ ملائکہ مراد ہونے پر اجماع ہے ف۴ انبیاء و مرسلین کے پاس وحی لا کر۔

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ⑦ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ⑧ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ⑨

وعدہ دیئے جاتے ہو وہ ضرور ہونی ہے ۶ پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ⑩ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ⑪ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ⑫

اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دیئے جائیں اور جب رسولوں کا وقت آئے ۷ کس دن کے لیے ٹھہرائے گئے تھے

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ⑬ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ⑭ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ

روز فیصلہ کے لیے اور تو کیا جانے وہ روز فیصلہ کیا ہے ۸ جھٹلانے والوں کی اس

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ⑮ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ⑯ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ⑰

دن خرابی ۹ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا ۱۰ پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے ۱۱

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ⑱ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ⑲

مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ⑳ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ㉑

کیا ہم نے تمھیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ۱۲ پھر اسے ایک محفوظ جگہ میں رکھا ۱۳

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ㉒ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ㉓ وَیْلٌ

ایک معلوم اندازہ تک ۱۴ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ۱۵ اس دن جھٹلانے

یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ㉔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ㉕ اَحْیَآءً

والوں کی خرابی کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا تمھارے زندوں

وَّاَمْوَاتًا ㉖ وَّجَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَیْنٰكُمْ

اور مردوں کی ۱۶ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے ۱۷ اور ہم نے تمھیں خوب

مَّآءً فُرَاتًا ㉗ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ㉘ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا

میٹھا پانی پلایا ۱۸ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ۱۹ چلو اس کی طرف ۲۰

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ㉙ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ㉚

جسے جھٹلاتے تھے چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں ۲۱

ف۵ یعنی بعث و عذاب اور قیامت کے آنے کا۔
ف۶ کہ اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں
ف۷ کہ وہ اُمّتوں پر گواہی دینے کے لیے جمع کیے جائیں۔
ف۸ اور اس کے ہول و شدّت کا کیا عالم ہے۔
ف۹ جو دُنیا میں توحید و نبوّت اور روز آخرت اور بعث و حساب کے مُنکر تھے۔
ف۱۰ دُنیا میں عذاب نازل کر کے جب انھوں نے رسُولوں کو جھٹلایا۔
ف۱۱ یعنی جو پہلی اُمتوں کے مکذبین کی راہ اختیار کر کے سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں انھیں بھی پہلوں کی طرح ہلاک فرمائیں گے۔
ف۱۲ یعنی نطفہ سے۔
ف۱۳ یعنی رحم میں۔
ف۱۴ وقت ولادت تک جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔
ف۱۵ اندازہ فرمانے پر (جمل)
ف۱۶ کہ زندے اس کی پشت پر جمع رہتے ہیں اور مُردے اس کے بطن میں۔
ف۱۷ بلند پہاڑوں کے۔
ف۱۸ زمین میں چشمے اور منبع پیدا کر کے یہ تمام باتیں مُردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں۔
ف۱۹ اور روز قیامت کافروں سے کہا جائے گا کہ جس آگ کا تم انکار کرتے تھے اس کی طرف جاؤ۔
ف۲۰ یعنی اس عذاب کی طرف۔
ف۲۱ اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائے گا ایک کفّار کے سروں پر ایک ان کے دائیں اور ایک ان کے بائیں اور حساب سے فارغ ہونے تک انھیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہو گا جبکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے اور اس کے بعد جہنم کے دھوئیں کی شان بیان فرمائی جاتی ہے کہ وہ ایسا ہے کہ۔

لَّا ظَلِيلٍ وَّلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾

نہ سایہ دے و۲۲ نہ لپٹ سے بچائے و۲۳ بیشک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے و۲۴

كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾ هَٰذَا يَوْمُ

جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی یہ دن ہے کہ وہ

لَا يَنطِقُونَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ

نہ بول سکیں گے و۲۵ اور نہ انھیں اجازت ملے کہ عذر کریں و۲۶ اس دن

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ

جھٹلانے والوں کی خرابی یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمھیں جمع کیا و۲۷

وَالْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ

اور سب اگلوں کو و۲۸ اب اگر تمھارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو و۲۹ اس دن

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾

جھٹلانے والوں کی خرابی بیشک ڈر والے و۳۰ سایوں اور چشموں میں ہیں۔

وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾

اور میووں میں جو ان کا جی چاہے و۳۱ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا و۳۲ اپنے اعمال کا صلہ و۳۳

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾

بیشک نیکوں کا ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی و۳۴

كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

کچھ دن کھا لو اور برت لو و۳۵ ضرور تم مجرم ہو و۳۶ اس دن جھٹلانے والوں کی

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ

خرابی اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے اس دن

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾

جھٹلانے والوں کی خرابی پھر اس و۳۷ کے بعد کونسی بات پر ایمان لائیں گے و۳۸

و۲۲ جس سے اس دن کی گرمی سے کچھ امن پا سکیں و۲۳ آتش جہنم کی و۲۴ اتنی اتنی بڑی و۲۵ نہ کوئی ایسی حجت پیش کر سکیں گے جو انھیں کام دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت بہت سے موقع ہوں گے بعض میں کلام کریں گے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔

و۲۶ اور درحقیقت ان کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کر دی گئیں اور آخرت کے لیے کوئی جائے عذر باقی نہیں رکھی گئی البتہ انھیں یہ خیال فاسد آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اس کے احسانوں کی ناسپاسی کی۔

و۲۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنیوالو۔

و۲۸ جو تم سے پہلے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے تمہارا ان سب کا حساب کیا جائے گا اور تمھیں انھیں سب کو عذاب کیا جائے گا۔

و۲۹ اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکو تو بچا لو یہ انتہا درجہ کی توبیخ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر چل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے رہا ہے۔

ع ۱
۲۱

و۳۰ جو عذابِ الٰہی کا خوف رکھتے تھے جنتی درختوں کے۔

و۳۱ اس سے لذت اٹھاتے ہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو ان کے حسبِ مرضی نعمتیں ملیں گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں آدمی کو جو میسر آتا ہے اسی پر راضی ہونا پڑتا ہے اور اہلِ جنت سے کہا جائے گا۔

و۳۲ لذیذ خالص جس میں ذرا بھی تنغص کا شائبہ نہیں۔

و۳۳ ان طاعات کا جو تم دنیا میں بجا لائے تھے

و۳۴ اس کے بعد تہدید کے طور پر کفار کو خطاب کیا جاتا ہے کہ اے دنیا میں تکذیب کرنے والو تم دنیا میں۔

و۳۵ اپنی موت کے وقت تک۔

و۳۶ کافر ہو دائمی عذاب کے مستحق ہو۔

ع ۲
۲۲

و۳۷ قرآن شریف۔

و۳۸ یعنی قرآن شریف کتب الٰہیہ میں سب سے آخر کتاب ہے اور بہت ظاہرہ معجزہ ہے اس پر ایمان نہ لائے تو پھر ایمان لانے کی کوئی صورت نہیں۔